© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

قوانین قدرت اور امن وامان

اللہ تبارک وتعالی نے انسانوں کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات (Code of life) قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کی تشریح وتعبیر کے لئے صاحب قرآن ﷺ کو بھیجا، قرآن کریم نے قیام امن کے لئے حدود وتعزیرات کے قوانین بیان کئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے ان قوانین کو عملا نافذ کرکے بتایا کہ کس طرح ان کے عملی نفاذ سے معاشرہ کو پرامن بنایا جاسکتا ہے۔اور یہ بھی باور کرادیا کہ جہاں جہاں اور جب جب ان قوانین پر عمل سے اعراض برتا جائے گا وہاں وہاں امن تباہ ہوتا رہے گا۔فی زمانہ پوری دنیا ہی بدامنی کی لپیٹ میں ہے......اور ہماری دانست میں اس کا سببِ رئیسی، قوانین الٰہیہ سے اعراض وانحراف ہی ہے۔حال ہی میں پاکستان میں ایک واقعہ ایسا رونما ہوا جس نے پاکستان میں پائی جانے والی بدامنی اور بے چینی میں مزید اضافہ کردیا..........ہم اس واقعہ کے حوالہ سے صرف فقہی مسئلہ کی وضاحت تک محدود رہتے ہوئے اور اس کی سیاسی ودیگر جہتوں سے ہٹ کر چند باتیں اپنے قارئین کے لئے عرض کریں گے۔معاملہ کی نوعیت پاکستان کے قوانین قصاص سے ہے، اور قوانین قصاص قرآن وسنت سے مستفاد ہیں۔اللہ رب العزت کا ارشاد ہے، کتب علیکم القصاص فی القتلی ....الخ اور ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب...............الخ

قصاص کیا ہے؟ اصطلاحِ شرع میں عدل کے ساتھ بدلہ لینا یا بدلہ دلوا دینا قصاص ہے، قصاص کوئی خود نہیں لے سکتا بلکہ اس کے لئے عدالت سے رجوع کرنا لازم ہے اور عدالت کے حکم سے ہی قصاص کا حکم نافذ ہوگا، قصاص کا متبادل دیت ہے......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث سنن ترمذی میں نقل کی ہے فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا اس کو مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کردیں اور چاہیں تو دیت لے لیں۔دیت کی مقدار بھی شریعت نے بیان کردی ہے قتل عمد کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اس میں قصاص (بدلہ) رکھا گیا ہے البتہ مقتول کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وارث اگر معاف کرنا چاہیں تو انہیں معافی کا مکمل اختیار حاصل ہے چاہیں تو دیت لے لیں یا مال کی کوئی بھی مقدار لے کر معاف کر دیں، یا بغیر دیت اور مال کے معافی دے دیں...... قتل عمد میں دیت کی مقدار سو اونٹ ہے مگر اس کی تفصیلات یوں ہیں: تین سال کی اونٹنیاں تیس عدد، چار سال کی اونٹنیاں تیس عدد، پانچ سال کی اونٹنیاں چالیس عدد، یوں سو اونٹنیاں ہوئیں، فی زمانہ ان کی قیمت کا تعین کرتے ہوئے رقم کی صورت میں دیت ادا کی جاسکتی ہے...... قتل خطا کی صورت میں بھی دیت سو اونٹوں کی مقدار مقرر ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قتل خطا میں دیت ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم بھی دیے جاسکتے ہیں...... اوائل اسلام میں دینار سونے کے ہوا کرتے تھے اور درہم چاندی کے...... موجودہ دور میں نہ سونے کے دینار ہیں نہ چاندی کے درہم، چنانچہ ان کے مساوی سونا یا چاندی یا نقد رقم دی جائے گی...... امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ مقدار دیت کے اعتبار سے مذکورہ بالا دیناروں یا درہموں کے لحاظ سے اب دیت کی مقدار سونا 4,374 کلوگرام جبکہ 30,618 کلوگرام چاندی بنتی ہے۔

شریعت نے چونکہ معاملات میں تیسیر (آسانی) کے پہلو کو ہمیشہ ملحوظ خاطر (غالب) رکھا ہے اس لئے قتل عمد کی صورت میں یہ بھی رعایت رکھی ہے کہ دیت کی پوری رقم کی بجائے اگر مقتول کے ورثاء رضا مندی سے کم مال پر صلح کرلیں یا معاف کر دیں تو وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ پوری دیت معاف کر دیں تو بھی انہیں اختیار ہے۔ اور اگر مقتول کے بعض وارث معاف کر دیں اور بعض قصاص کا مطالبہ کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور دیت پر بات آ کر ٹھہرے گی...... بعض دیت لینا چاہیں اور بعض معاف کر دیں تو دیت کا مطالبہ کرنے والوں کو ان کے حصہ کی دیت ادا کی جائے گی...... دیت کی ادائیگی میں مہلت بھی دی گئی ہے کہ اگر کوئی یکمشت ادا نہ کر سکتا ہو تو تین سال کے اندر اندر ادا کر دے...... قتل عمد میں کفارہ نہیں ہوتا بلکہ قصاص یا دیت ہی مقرر ہے یا معاف کر دینا ہے...... جبکہ قتل خطا میں شریعت نے دیت اور کفارہ رکھا ہے اور کفارہ ہے ایک مسلمان غلام آزاد کرنا (تحریر رقبۃ) اگر غلام دستیاب نہ ہو تو قاتل کے ذمہ دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا واجب ہے......

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قصاص ودیت کے معاملہ میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ اگر مقتول کے ورثاء اپنا حق معاف کردیں تو کیا حکومت پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی اپنا حق معاف کردے، تو اس سلسلہ میں مالکیہ اوراحناف کا موقف یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء کے معاف کردینے کے باوجود حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے قاتل کو جس نے دانستہ طور پر اسلامی رعایا کے ایک فرد کوقتل کرکے قانون شکنی کا ارتکاب کیا ہے، اسے اپنا حق معاف نہ کرے بلکہ وہ قاتل کوسوکوڑوں کی سزا دے یا سال بھر قید میں رکھے......اہل مدینہ کی بھی یہی رائے ہمیشہ سے رہی ہے۔

وطن عزیز میں پیش آمدہ قتل کی ایک انوکھی واردات جس میں قاتل غیر ملکی غیر مسلم غیرذمی ہے، اور اسلامی ریاست (پاکستان) میں اپنی حکومت یا اپنے ملک کی طرف سے جاسوسی کی ڈیوٹی پر مامور رہا ہے۔ایسے قاتل کے تین جرم ہیں......

نمبر۱......ایک دوست ملک کی جاسوسی کرنا

نمبر۲......اس ملک کے مسلم شہریوں کوقتل کرنا

نمبر۳......حکومت وقت (پاکستان) کے آئین وقانون کا عدم احترام اور متعدد قوانین کی خلاف ورزی کا صریح ارتکاب کرنا۔

ایسی صورت میں شرعا مجرم کی رہائی صرف دیت کی ادائیگی تک محدود نہیں بلکہ دیگر جرائم بشمول جاسوسی، عدم احترام آئین وقوانین پاکستان کا بھی رہائی کے عمل سے تعلق ہے لیکن مجرم کوصرف دیت کی ادائیگی پر رہا کردیا جانا ہماری ان کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے جن کا شکارمن حیث القوم ہم اپنی بداعمالیوں کے سبب ہوئے ہیں۔اب اس کی ذمہ داری وفاقی حکومت،صوبائی حکومت، یا کسی اور انتظامی ادارہ پر ڈالنا صرف وقت کو دھکا دینے والی بات ہے۔اپنی روکھی سوکھی کھا کرقناعت نہ کرنے اور بھیک مانگ کرکھانے کے جو نتائج وعواقب ہوا کرتے ہیں ہماری قوم وہ نتائج آج عملا بھگت رہی ہے......اللہ رب العزت ہمارے وطن عزیز کوامن وسلامتی نصیب فرمائے دشمن کے ارادے ابھی بہت کچھ کرنے کے ہیں۔خداوند کریم سے اپنی قوم اوروطن کے لئے ہروقت خیروعافیت طلب کرنے کی ضرورت ہے......اور اپنے اعمال پرنظرثانی کی ضرورت..........

☆ یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادات میں ایثار مکروہ ہے ☆

© rasailojaraid.com